REGD. No... 5254

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون نمبر ۴۹

جلد ۴۹/۱۴ ۔ ۶ ہجرت ۱۳۳۹ ہش ۔ ۶ مئی ۱۹۶۰ء ۔ نمبر ۱۰۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۵ مئی - بوقت ½-۱ بجے قبل دوپہر

کل دن بھر حضور کی طبیعت اعصابی بے چینی کے باعث کچھ خراب رہی - رات نیند اچھی آگئی۔

احباب جماعت التزام کے ساتھ حضور کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درد دل سے دعاؤں میں لگے رہیں ::

دولت مشترکہ کی کانفرنس نے دنیا کے سیاسی مسئلوں پر بحث ختم کرلی

کانفرنس اب ممبر ملکوں کے اقتصادی مسائل پر غور کریگی

لنڈن ۵ رمئی - کل یہاں دولت مشترکہ کی کانفرنس نے اپنے دو مکمل اجلاسوں میں دنیا کی سیاسی صورت حال کا جائزہ لینے اور اس پر بحث کا کام مکمل کرلیا۔ سیاسی مسائل پر غور و فکر کی تکمیل کے بعد کل کوئی سرکاری بیان جاری نہیں کیا گیا۔ بی بی سی نے یہ اطلاع نشر کی ہے۔ کہ اب کانفرنس اقتصادی معاملات پر غور کرے گی۔ کل کے اجلاس میں نیوزی لینڈ کے وزیر اعظم مسٹر ناش نے روس کے وزیر اعظم مسٹر خروشچیف کے ساتھ اپنی ملاقات کی بعض تفصیلات سے کانفرنس کو آگاہ کیا۔ صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے کل مشرق اور مغرب کے مسائل کے ضمن میں جس صورت حال پر روشنی ڈالی تھی۔ اور جو تفصیل کونسل کے سامنے رکھی تھی ایک خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق کونسل اس سے پوری طرح متفق ہے۔ بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو نے بھی اجلاس میں تقریر کی۔ اور علی الخصوص چین کے وزیر اعظم مسٹر چو این لائی سے اپنی حالیہ ملاقاتوں کا ذکر کیا۔ وزرا اعظم نے کل رات کھانا برطانوی وزیر اعظم کے ساتھ کھایا۔ نیز انہوں نے اس استقبالیہ تقریب میں بھی شرکت کی۔ جو ملکہ الزبتھ نے ان کے اعزاز میں منعقد کی تھی۔

صدر ایوب اور پنڈت نہرو کی ملاقات

کل لنڈن میں صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان اور بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو میں پہلی غیر رسمی ملاقات ہوئی۔ یہ ملاقات پاکستانی ہائی کمشنر لیفٹیننٹ جنرل محمد یوسف کی جائے سکونت پر ہوئی۔ جہاں انہوں نے دوپہر کے کھانے کا اہتمام کر رکھا تھا۔ پنڈت نہرو کے ساتھ ان کی ہمشیرہ مسز وجے لکشمی پنڈت اور بھارتی وزارت خارجہ کے سیکرٹری مسٹر این۔ آر۔ پلا نے کھانے میں شریک ہوئے۔ پاکستان کی طرف سے صدر ایوب کے علاوہ وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر۔ وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب فارن سیکرٹری مسٹر اکرام اللہ اور لیفٹیننٹ جنرل محمد یوسف موجود تھے۔

سیرالیون اگلے سال ۲۷ اپریل کو آزاد ہوجائیگا

لنڈن ۵ رمئی۔ سیرالیون اگلے سال ۲۷ اپریل کو آزاد ہو جائیگا۔ یہ ملک مغربی افریقہ میں ہے۔ اور برطانیہ کے زیر اقتدار ہے سیرالیون کی آزادی کے بارہ میں سیرالیون کے لیڈروں اور حکومت برطانیہ کے درمیان جو امور طے پائے ہیں، ان کی رو سے سیرالیون کی اگزیکٹو کونسل کے صدر گورنر کی بجائے وزیر اعظم ہوں گے۔ ملک کی اقتصادی ترقی کے لئے برطانیہ وسیع پیمانے پر امداد دیگا علاوہ ازیں دفاعی امداد کے لئے دونوں کے درمیان گفت و شنید جاری رہے گی۔

بھارت ایک کروڑ ساٹھ لاکھ ٹن گندم خریدیگا

واشنگٹن ۵ رمئی۔ آج امریکہ اور بھارت نے ایک معاہدے پر دستخط کر دیئے۔ جس کے مطابق بھارت امریکہ سے چار سال میں ایک کروڑ ساٹھ لاکھ ٹن گندم خریدے گا۔

نہری پانی کے معاہدہ پر دستخط

لنڈن ۵ رمئی - نہری تنازعہ کی بات چیت میں پاکستانی وفد کے قائد مسٹر جی معین الدین نے آج بتایا کہ نہری پانی کے معاہدہ پر جون کے وسط یا جولائی کے اوائل میں دستخط ہوں گے۔ دوسری طرف واشنگٹن کی ایک رپورٹ میں یہ بتایا گیا ہے کہ پاکستان اور ہندوستان دونوں ورلڈ بنک واشنگٹن یا لنڈن میں اس معاہدے پر دستخط کردیں گے۔

دولت مشترکہ سے صدر آزاد کشمیر کی اپیل

مظفر آباد ۵ رمئی۔ مسٹر کے ایچ خورشید صدر آزاد کشمیر نے دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنا اثر و رسوخ استعمال کرکے ان سمجھوتوں کی بنا پر مسئلہ کشمیر حل کرائیں جو پاکستان اور بھارت کے درمیان اس ریاست کے بارے میں کئی سال پیشتر ہوئے تھے۔ آپ نے کہا یہ مسئلہ بہت بڑی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ وہ چالیس لاکھ انسانوں کی زندگی اور موت کا سوال پیدا کر رہا ہے۔ آپ نے کہا علاقہ لداخ میں کمیونسٹوں کے داخلے کی وجہ سے یہ مسئلہ اور بھی اہمیت اختیار کر گیا ہے۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم حالات کی نزاکت کو سمجھیں گے اور کشمیر کا مسئلہ حل کرنے میں مدد دیں گے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۶ مئی سنہ ۶۰ء

الٰہی جماعت ہی کامیاب ہوتی ہے

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو اپنے دین کی اشاعت و تبلیغ اور احیاء کے لئے کھڑا کرتا ہے۔ تو وہ اس کی خود راہنمائی بھی کرتا ہے اور اس کی کامیابی کے سامان بھی مہیا کرتا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ کام کی سرانجام دہی کے لئے اس کو ایسے طریقے بتاتا ہے جو بہتر بعدت ہوتے ہیں وہ بتاتا ہے کہ موجودہ حالات میں دین کی ترقی کے لئے کیا کیا ذرائع اختیار کرنے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرستادہ ان طریقوں کو اختیار کرتا ہے اور اس کو سو فیصدی کامیابی ہوتی ہے۔ اور وہ دن دونی اور رات چوگنی ترقی کرتا چلا جاتا ہے

ایسے زمانہ میں جب اللہ تعالیٰ کسی کو اپنے کام کے لئے کھڑا کرتا ہے اس کا کام انہی طریقوں سے اور اس کی مدد ہی سے پورا ہو سکتا ہے۔ جو لوگ اس کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں اور اس کی ہدایات پر چلتے ہیں وہ بھی کامیاب ہوتے ہیں۔ چنانچہ فرستادہ حق جو جماعت اپنے گرد جمع کرتا ہے وہ الٰہی مدد سے سرفراز ہوتی ہے اور دین کے جس کام میں ہاتھ ڈالتی ہے اس میں کامیاب ہوتی ہے۔

اصل بات یہ ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بتایا ہے کہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ اللہ تعالیٰ نے اسلام کی اشاعت کے لئے ایک پروگرام تجویز کیا ہوا ہے اور یہ پروگرام مجدد دین کی بعثت کے ساتھ وابستہ ہے اسلام میں سلسلہ مجدد دین ایک تاریخی حقیقت ہے جن مسلمانوں نے اپنے وقت کے مجدد کو پہچان لیا اور اس کے ساتھ مل کر اللہ تعالیٰ کا کام کیا اور ان طریقوں کو اختیار کیا جو مجدد وقت نے اللہ تعالیٰ سے رہنمائی پا کر ان کو بتائے۔ یقیناً اس حد تک جس حد تک وہ ان طریقوں کی پابندی کرتے رہے وہ کامیابی کا منہ دیکھتے رہے ان کے برعکس جن لوگوں نے مجدد وقت کی رہنمائی قبول نہ کی بلکہ اپنی عقل کی رہنمائی کو ہی کافی سمجھا وہ باوجود بڑی بڑی تدابیر سوچنے کے اول تو منظم طور پر کوئی کام نہ کر سکے اور اگر کیا بھی تو کبھی بے وقت اور بے محل پہلو پر زور دینے لگے۔ یہاں تک کہ ان کے کام کے وہ نتائج برآمد نہ ہو سکے جو ان کے پیش نظر تھے۔ ایسے لوگوں کی ناکامی کی بنیادی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ بجائے الٰہی رہنمائی کے اپنی عقل کی رہنمائی قبول کرتے ہیں۔ اور اگر وہ الٰہی جماعت سے الگ رہ کر الٰہی جماعت ہی کے طریقے اختیار کرتے ہیں تو پھر بھی چونکہ ان کو اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا نہیں ہوتا اور نہ اس کی تائید حاصل ہوتی ہے۔ وہ ان طریقوں کو اختیار کر کے بھی کامیابی حاصل نہیں کر سکتے۔

یہ امر ہم فخر کے طور پر نہیں بلکہ امر واقعہ کے طور پر بیان کرتے ہیں کہ جب سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی رہنمائی سے ایک جماعتی نظام قائم کیا ہے اور اسلام کی اشاعت و تبلیغ کا وظیفہ ادا کرنے کی بنیاد رکھی ہے۔ عالم اسلام میں سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں تنظیمیں دین کے کام کے لئے کھڑی ہوئی ہیں مگر الا ماشاء اللہ ایسی تنظیمیں اول تو کامیاب ہی نہیں ہوئیں اور اگر کسی جماعت نے کوئی کام کیا بھی ہے تو وہ صرف نہایت محدود رہا ہے زیادہ تر ایسی جماعتیں دنیاوی پہلوؤں ہی میں پھنس کر رہ گئی ہیں۔ کوئی معاشی اور معاشرتی یا عام تعلیمی پہلو تک ہی محدود رہی ہے تو کوئی سیاست کی بھول بھلیوں میں کھو گئی ہے

یہ ہم نہیں کہتے کہ ایسے لوگوں نے جو اپنی عقلی تدابیر سے مسلمانوں کی بہبودی کے لئے انجمنیں بناتے ہیں کوئی کام نہیں کیا۔ بے شک ایک حد تک دنیاوی معاملات میں ان میں سے بعض نے اچھا کام بھی شروع کیا۔ تاہم یہ بھی ایک تاریخی حقیقت ہے کہ ایسے لوگوں نے جہاں ایک پہلو میں اچھا کام کیا ہے۔ وہاں دوسرے دینی پہلوؤں کو یا تو بالکل نظر انداز کر دیا ہے اور یا ان میں خرابیاں پیدا کی ہیں اور اس طرح بحیثیت مجموعی انہوں نے دین کو نقصان پہنچایا ہے۔

جو جماعت اللہ تعالیٰ کھڑی کرتا ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ ہی ظاہر و باطن کو حقیقی طور پر جانتا ہے اس لئے اس کی رہنمائی تمام حالات اور نتائج کے پیش نظر ایک مکمل نظام کی صورت اختیار کرتی ہے اور ہر لحاظ سے اصلاح و ارشاد کا کام مکمل طور پر سرانجام دیتی ہے۔ لیکن جو لوگ ایسی جماعت سے الگ ہو کر کوئی کام کرتے ہیں وہ صرف عقل کی پیروی کرتے ہیں اور وہ زمانے کی ظاہر حالات سے ہی متاثر ہوتے ہیں اور ان کے مطابق اپنی تدابیر کا اجرا کرتے ہیں۔ وہ اکثر زمانے کے فلسفیات اور نام نہاد ترقی کے اصول کو ابنائے زمانہ کی تقلید میں اختیار کرتے ہیں۔ اور جب وہ محدود اور عقلی اصول گھڑتے ہیں تو اس کے ساتھ ہی ان کی چلائی ہوئی تحریکیں بھی گر جاتی ہیں مثلاً یورپ میں احیائے علوم کے دور میں جب نیچری تحریک چلی اور یورپ کے ممالک نے دنیاوی ترقیوں میں کمال حاصل کیا تو اس سے تمام دنیا کے ساتھ اسلامی ممالک بھی متاثر ہوئے۔ اور یہاں بھی خاص کر ہندوستان میں نئے علوم حاصل کرنے کے لئے بھی ایک مؤثر تحریک چلائی گئی۔ جہاں تک یورپ کے نئے علوم کے حصول کا تعلق ہے یہ تحریک مسلمانوں کو بیدار کرنے میں کافی حد تک کامیاب ہوئی تاہم اس کے ساتھ نیچریت بھی خاص کر نو تعلیم یافتہ مسلمانوں میں اپنا اثر کئے بغیر نہ رہی بلکہ حقیقت یہ ہے کہ آج باقی دنیا کی طرح تمام عالم اسلام بھی اس ہمہ گیر تحریک کے چنگل میں ہے اور مسلمانوں میں بھی ایسے عالم پیدا ہو رہے ہیں جو دینی حقائق کی بنیاد اس مادی زندگی کے حقائق پر رکھنا چاہتے ہیں اور کسی مابعد الطبیعاتی اعتقادات کے منکر ہوتے جا رہے ہیں۔ یہاں تک کہ نبوت کو بھی محض ایک فطری ملکہ سمجھا جانے لگا ہے۔ اس طرح جس طرح ریاضی وغیرہ دنیوی علوم کا ملکہ ہوتا ہے۔

اس طرح جو تحریک مغرب کی تقلید میں پیدا ہوئی۔ دنیاوی لحاظ سے اگر اس نے کوئی کامیابی بھی حاصل کی ہے۔ پھر بھی چونکہ ایسی تحریک محض انسانی عقل تک ہی محدود ہوتی ہے اس سے حقیقی دین میں بہت سی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور دین کا وہ تصور جو پوری زندگی پر حاوی ہے مجروح ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے سوا جتنی بھی جماعتیں کھڑی ہوئیں جنہوں نے اصلاح و ارشاد کا بیڑا اٹھایا۔ دنیاوی معاملات میں اگر انہیں کچھ کامیابی ہوئی بھی تو حقیقی دین کے لئے اکثر مضر ہی ثابت ہوئی ہیں۔

مغربی نیچری تحریک نے اس وقت تمام عالم اسلام پر اثر ڈال رکھا ہے اس لئے جماعت احمدیہ کے سوا جتنی دینی تحریکیں اٹھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی تائید نہ ہونے کی وجہ سے اکثر مغربی تحریکوں سے متاثر ہوئی ہیں اور اکثر سیاسیات کی دلدل میں پھنس جاتی رہی ہیں۔ یہاں تک کہ جن تحریکوں نے احمدیت کی تقلید میں بھی جماعتیں بنائی ہیں وہ بھی ناکام ہوئی ہیں۔ اور وہ کوئی موثر دینی اشاعت و تبلیغ اور اصلاح و ارشاد کا صحیح کام کر سکی ہیں۔ اس امر پر ہم کسی قدر تفصیلی روشنی آئندہ ڈالیں گے۔

مختلف امتحانوں میں شریک ہونیوالے احمدی طلبا کیلئے درخواست دعا

جماعت کے نوجوانوں بچوں اور بچیوں کی طرف سے جو مختلف امتحانوں میں شریک ہوئے ہیں یا ہو رہے ہیں۔ ان دنوں کثرت کے ساتھ درخواست دعا پر مشتمل خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ جنہیں عدم گنجائش کی وجہ سے شائع نہیں کیا جا سکتا۔

بزرگان سلسلہ۔ درویشان قادیان اور جملہ احباب جماعت ان سب کے لئے التزاماً دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں نمایاں اور اعلیٰ کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔

ولادت ۲۳ اور ۲۴ اپریل کی درمیانی شب اللہ تعالیٰ نے مولوی عطاء اللہ محمد اکرم اطہر خان صاحب درویش قادیان کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ عزیز کی والدہ صاحبہ سخت بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ نومولود کی درازی عمر اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے اور خادم دین ہونے کے لئے بھی درخواست دعا ہے (محمد اکرم اطہر درویش قادیان)

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۵ رمئی ۱۹۴۴ء

بعد نماز مغرب بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں، جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے۔

کیا ہر پیشگوئی میں اخفا کا پہلو ضروری ہے

آج حضور نے شہ نشین پر تشریف رکھتے ہی بعض واقفین زندگی سے ارشاد فرمایا کہ وہ اس سوال کا جواب دیں کہ پیشگوئیوں میں اخفاء ضروری ہوتا ہے۔ اگر مصلح موعود کی پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی موجودہ اولاد میں سے کسی بیٹے کے ذریعہ ہی پوری ہو جائے تو پھر اخفا کس بات کا رہا۔ گویا معترض کا اعتراض یہ ہے۔ کہ ہر پیشگوئی میں اخفا کا پہلو ہوتا ہے۔ اگر آپ کے بیٹوں میں سے ہی کسی نے مصلح موعود ہو جانا تھا تو پھر اخفا کیا رہا۔

واقفین زندگی نے اپنی اپنی سمجھ کے مطابق اس سوال کا جواب دیا۔ آخر میں حضور نے فرمایا۔

یہ ایک غلط فہمی ہے۔ جس میں لوگ مبتلا ہیں کہ ہر پیشگوئی میں اخفاء ہونا ضروری ہے۔ حالانکہ جو اصل مطلب ہے وہ یہ ہے۔ کہ پیشگوئیوں میں اخفاء بھی ہوا کرتا ہے۔ گویا

مسئلہ یہ ہے

کہ اگر کسی پیشگوئی میں اخفاء ہو۔ اور اس کا کوئی پہلو مشتبہ ہو۔ یا دو یا ایک معنی سے نظر آئیں۔ تو اس کے یہ معنے نفسیر ہوں گے۔ کہ یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ مگر اس سے یہ مراد نہیں کہ اگر کوئی پیشگوئی پوری ہو جائے تو اسے ہم محض اس لئے ماننے سے انکار کر دیں۔ کہ اس میں اخفاء کا کوئی پہلو نہیں۔ یہ استدلال بالکل غلط اور پیشگوئیوں کی حقیقت کو نہ سمجھنے کا نتیجہ ہے۔ سابق انبیاء کی پیشگوئیاں اور اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کئی پیشگوئیاں اس اصل کو رد کرتی ہیں۔ مثلاً رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ

بدر کی جنگ

شروع ہونے سے پہلے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ رضی کو اس میدان میں لے گئے اور آپ نے ان کو بعض مقامات دکھاتے ہوئے فرمایا۔ یہاں فلاں شخص مارا جائے گا اور یہاں فلاں شخص مارا جائے گا۔ چنانچہ جنگ کے بعد جب صحابہ رضی نے دیکھا تو انہی مقامات پر جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بتائے تھے۔ وہ لوگ مرے پڑے تھے جن کا نام رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی کو بتایا تھا۔ اب دیکھو یہ ایک پیشگوئی تھی۔ مگر اس میں کہاں کوئی اخفا تھا۔ آپ نے کہا کہ فلاں فلاں جگہ فلاں فلاں کافر مارا جائے گا۔ اور جنگ کے بعد انہی جگہوں پر وہ لوگ مرے ہوئے پائے گئے۔ اگر ہر پیشگوئی میں اخفاء ضروری ہو تو کہنا پڑے گا۔ کہ یہ کوئی پیشگوئی ہی نہیں تھی۔

اصل بات یہ ہے

کہ پیشگوئی میں اخفا ہونا اس کے باطل ہونے کا ثبوت نہیں ہوتا۔ نہ یہ کہ اگر کوئی پیشگوئی پوری ہو جائے۔ تب بھی اس کے ماننے سے انکار کر دیا جائے کہ اس میں اخفاء کا کوئی پہلو نہیں۔ یہ بالکل باطل اصل ہے۔ جو معترضین نے اپنی طرف سے بنا لیا ہے۔ اور اس کی تردید میں کئی پیشگوئیاں پیش کی جا سکتی ہیں۔ مثلاً حدیثوں میں آتا ہے جنگ احزاب کے موقعہ پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک پتھر کو توڑا تو آپ نے فرمایا قیصر و کسریٰ کی حکومت تباہ کر دی گئی۔ اب بتاؤ اس میں کیا اخفاء تھا۔ کیا واقعہ میں قیصر و کسریٰ کی حکومتیں تباہ ہو گئیں یا نہیں۔ یا ایک شخص سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ میں

کسریٰ کے سونے کے کنگن

تمہارے ہاتھ میں دیکھتا ہوں۔ یہ بھی ایک ایسی پیشگوئی تھی۔ جس میں کوئی اخفا نہ تھا۔ ہر شخص جانتا ہے۔ کہ اس کے ہاتھ میں کسریٰ کے سونے کے کنگن پڑے۔ اب اگر وہ اصل درست ہو۔ جو معترض نے پیش کیا ہے تو ایک شخص کہہ سکتا ہے۔ چونکہ سراقہ کے ہاتھ میں سونے کے کنگن پڑ گئے تھے۔ اس میں کوئی اخفاء کا پہلو نہیں تھا۔ اس لئے یہ کوئی پیشگوئی ہی نہیں۔ یا چونکہ قیصر و کسریٰ کی حکومتیں تباہ ہو گئی تھیں۔ اور یہ بالکل ظاہر بات ہے۔ اس لئے میں نہیں مان سکتا۔ کہ یہ کوئی پیشگوئی ہے۔ یہی حال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کا ہے۔ آپ کی بعض پیشگوئیاں ایسی ہیں۔ جن میں اخفا کا پہلو پایا جاتا ہے جیسے آتھم کی پیشگوئی تھی۔ مگر

لیکھرام کی پیشگوئی

میں کون اخفاء تھا۔ آپ نے کہا کہ وہ چھ سال کے عرصہ میں مارا جائے گا۔ تیغ برّان محمد کا شکار ہوگا۔ اور ایسے وقت قتل ہوگا۔ جبکہ عید سے دوسری عید ملتی ہوگی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اب کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ میں اس پیشگوئی کو نہیں مان سکتا۔ کیونکہ اس میں کوئی اخفا نہیں۔ اسی طرح قرآن کریم میں آتا ہے۔ جب حضرت موسےٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کے تعاقب میں فرعون

اپنے لاؤ لشکر سمیت

دوڑا اور بنی اسرائیل کہہ اٹھے۔ کہ اے موسےٰ ہم تو پکڑے گئے۔ تو اس وقت حضرت موسےٰ علیہ السلام نے کہا کلّا ان معی ربی سیھدین ہرگز نہیں خدا میرے ساتھ ہے۔ چنانچہ ان کے دیکھتے ہی دیکھتے فرعون غرق ہو گیا۔ اور بنی اسرائیل بچ کر نکل گئے۔ اس پیشگوئی میں بھی کوئی اخفاء نہ تھا۔ بلکہ جس طرح کہا گیا تھا اسی طرح پورا ہو گیا۔ پس

یہ بالکل غلط ہے

کہ پیشگوئیوں میں اخفاء کا ہونا ضروری ہوتا ہے۔ ہم جو کچھ کہتے ہیں وہ یہ ہے کہ کسی پیشگوئی میں اخفا کا ہونا نبی کے جھوٹے ہونے کی علامت نہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ پیشگوئی میں وضاحت کا ہونا نبی کے جھوٹے ہونے کی علامت ہوتی ہے۔ آج ہی میں "تذکرہ" دیکھ رہا تھا۔ کہ مجھے اس میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک کشف نظر آیا۔ آپ فرماتے ہیں۔

"ایک دفعہ میں نے عالم کشف میں دیکھا کہ مبارک احمد جو پسر چہارم میرا ہے چٹائی کے پاس گر پڑا ہے۔ اور سخت چوٹ آئی ہے۔ اور کرتہ خون سے بھر گیا ہے۔"

اس کشف کا ذکر کرنے کے بعد آپ فرماتے ہیں:-

"خدا کی قدرت کہ ابھی اس کشف پر شاید تین منٹ سے زیادہ نہیں گزرے ہوں گے۔ کہ میں دالان سے باہر آیا۔ اور مبارک احمد کہ شاید اس وقت سوا دو سال کا ہوگا۔ چٹائی کے پاس کھڑا تھا۔ بچوں کی طرح کوئی حرکت کر کے پیر پھسل گیا۔ اور زمین پر جا پڑا اور کپڑے خون سے بھر گئے۔ اور جس طرح عالم کشف میں دیکھا تھا۔ اسی طرح ظہور میں آ گیا۔"

(تذکرہ ایڈیشن اول صفحہ ۳۸۶)

اسی طرح میں نے

رؤیا میں دیکھا تھا

کہ امریکہ سے حکومت انگریزی کے نمائندہ کی طرف سے تار آیا کہ حکومت امریکہ نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ برطانوی حکومت کو ۲۸ سو ہوائی جہاز بھیجے۔ چنانچہ یہ رویا لفظ بلفظ پورا ہو گیا۔ اور واقعہ میں ۲۸ سو ہوائی جہاز امریکہ نے برطانوی حکومت کو بھجوا دیئے۔ گویا کوئی اخفاء نہ تھا۔ بلکہ جس رنگ میں ایک بات بتائی گئی تھی اسی رنگ میں پوری ہوگئی۔

غرض اگر یہ سمجھا جائے۔ کہ جس

پیشگوئی میں اخفا

ہو وہی خدا کی طرف سے ہوتی ہے۔ جس پیشگوئی میں اخفا نہ ہو وہ خدا کی طرف سے نہیں ہوتی۔ تو امن ہی اٹھ جاتا ہے۔ اور انبیاء کی کئی پیشگوئیوں سے انکار کرنا پڑتا ہے۔ اسی طرح اگر

مصلح موعود کی پیشگوئی

میں کوئی اخفاء نہیں۔ تو یہ امر اس پیشگوئی کے جھوٹا ہونے کی کوئی دلیل نہیں ہو سکتی۔ جس طرح اور بیسیوں پیشگوئیاں ہیں۔ جن کو دنیا تسلیم کرتی ہے مگر ان میں اخفاء کا کوئی پہلو نہیں۔

بے شک وہ مامورین جو ایسے وقت میں ظاہر ہوتے ہیں۔ جب کفر دنیا میں پھیل چکا ہوتا ہے اُن کی آمد سے تعلق رکھنے والی پیشگوئیوں میں اخفا ضروری ہوتا ہے تا لوگوں کے ایمان کی آزمائش ہو مگر جب ایک نبی کے تسلسل میں ہی ایک اور نبی کا زمانہ آجائے یا غیر نبی کا زمانہ آجائے تو اس وقت کوئی خاص جھگڑا اور فتنہ نہیں ہوتا اسلئے اُس سے تعلق والی پیشگوئیوں میں اخفا بھی نہیں ہوتا۔ مثلاً حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا منشاء تھا کہ میں ابوبکرؓ کو اپنا خلیفہ مقرر کر دوں۔ مگر پھر میں نے اسمیں دخل دینا مناسب نہ سمجھا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ ابوبکرؓ کے سوا اور کسی کی طرف مومنوں کے دلوں کو نہیں جھکنے دیگا یہ بھی

ایک ایسی پیشگوئی تھی

جس میں کوئی اخفا نہ تھا یا مثلاً حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق آپؐ نے فرمایا کہ اے عثمان رضؓ خدا تجھے خلافت کا جبہّ پہنائیگا۔ لوگ اس کو اتارنے کی کوشش کریں گے مگر تو اُس جبہّ کو نہ اتاریو یہ بھی ایک ایسی پیشگوئی تھی جس میں کوئی اخفا نہ تھا اور جس کے ظہور پر کوئی مخالفت نہ ہوئی حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کو بھی سب لوگوں نے تسلیم کر لیا اور حضرت عثمان رضؓ کی خلافت کو بھی سب لوگوں نے مان لیا۔ اسی طرح پہلے انبیاء کے زمانہ میں ہم دیکھتے ہیں حضرت عیسےٰ علیہ السلام آئے ان کے زمانہ میں

حضرت یحییٰ علیہ السلام

پیدا ہوئے تھے۔ آپ نے ان کی تصدیق بھی کی اور بیعت بھی کی۔ چنانچہ آج تک حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی امت حضرت یحییٰ علیہ السلام کو مانتی چلی آتی ہے کسی عیسائی سے پوچھ کر دیکھ لو کہ وہ یحییٰ پر ایمان رکھتا ہے یا نہیں تو پتہ لگے گا کہ وہ یحییٰ پر ایمان رکھتا ہے بتاؤ اس میں کونسا اخفا تھا یا کونسی مخالفت تھی جو یحییٰ کی ہوئی۔ حضرت یحییٰ کی اسی لئے مخالفت نہیں ہوئی کہ وہ کسی ایسے زمانہ میں نمودار نہیں ہوئے جب کفر اور شرک دنیا پر چھایا ہوا ہوتا ہے۔ اور لوگوں کے ایمان کی آزمائش ضروری ہوتی ہے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے ذریعہ ان کے ایمان کی آزمائش ہوئی اور جب انہوں نے عیسیٰؑ کو مان لیا تو یحییٰ کو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی تصدیق کی وجہ سے ہی قبول کر لیا۔ انہیں زائد جدوجہد اپنے دعوے کی اشاعت کے لئے نہیں کرنی پڑی۔ اسی طرح

حضرت موسیٰ علیہ السلام

کے زمانہ میں بے شک لوگوں کو ابتلا پیش آیا مگر ہارونؑ کے متعلق لوگوں کو کیا ابتلاء پیش آیا تھا یا یوشعؑ کے متعلق لوگوں کو کیا ابتلاء پیش آیا تھا یا حضرت داؤد کے بعد جب حضرت سلیمانؑ کھڑے ہوئے تو لوگوں کو کونسی نئی ٹھوکر لگی تھی وہی جماعت جس نے حضرت داؤد علیہ السلام کو مانا ہوا تھا اُس نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو بھی مان لیا۔ تاریخ سے قطعاً ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت سلیمانؑ کے کھڑے ہونے پر کوئی نیا ابتلاء پیش آیا ہو۔ لوگوں کے ایمان کی آزمائش اسی وقت ہوتی ہے۔ جب کفر و شرک کے غلبہ کی وجہ سے ایمان مشتبہ ہو چکا ہوتا ہے مگر جب ایک نبی کے ذریعہ جماعت قائم ہو جائے

ایمانوں کی آزمائش

ہو جائے تو اس کے بعد اسی تسلسل میں خواہ کوئی نبی کھڑا ہو یا غیر نبی لوگوں کو نئے طور پر کوئی ابتلاء پیش نہیں آتا بلکہ وہی جماعت جو ایک نبی کو مان رہی ہوتی ہے دوسرے پر بھی ایمان لے آتی ہے اس زمانہ میں اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا اور لوگوں کا امتحان لیا اب ایک جماعت موجود ہے۔ کثرت سے صحابہ مسیح موعودؑ موجود ہیں اور ان کے دلوں میں ایمان اور اخلاص پایا جاتا ہے۔ اس وقت یہ ضرورت نہیں کہ اللہ تعالےٰ دوبارہ لوگوں کا امتحان لے اور دوبارہ بعض کو پاس کرے اور بعض کو فیل کرے معترض یہ تو کہہ سکتا ہے کہ مصلح موعود کسی اور زمانہ میں آئے گا مگر وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ مصلح موعود اگر اس زمانہ میں ظاہر ہو اور اس کی مخالفت نہ ہو تو یہ امر اس کے جھوٹے ہونے کا ثبوت ہوگا۔ کیونکہ میں بتا چکا ہوں کہ لوگوں پر

ابتلاء اسی وقت آتا ہے

جب کوئی مامور اُس زمانہ میں کھڑا ہو جب ظلمت چھائی ہوئی ہوتی ہے اور کفر و ایمان کی آپس میں جنگ ہوتی ہے لیکن جب کسی نبی کے ذریعہ ایک جماعت قائم ہو جائے تو اسکے بعد اسی تسلسل میں خواہ کوئی نبی آئے یا غیر نبی اس کی مخالفت نہیں ہوتی بلکہ خود ایک نبی کے مختلف دعووں پر ایک جیسی مخالفت نہیں ہوتی۔ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نبوت کا اعلان کیا تو اس وقت بے شک آپ کی مخالفت ہوئی مگر جب آپ نے خاتم النبیینؐ ہونے کا اعلان فرمایا تو اس وقت لوگوں کو کونسا نیا ابتلاء پیش آیا تھا۔ یہ خیال کہ مامور کی مخالفت ضرور ہوتی ہے۔ صرف اُس کے متعلق ہے جو ایسے وقت میں آئے جب لوگ اپنے ایمان کو کھو چکے ہوتے ہیں اور جس کا کام کسی کو مومن اور کسی کو کافر بنانا ہوتا ہے۔ جب ایسا نبی آئے گا تو ضرور بعض لوگوں کو ٹھوکر لگے گی۔ مگر اور مصلحین کے متعلق یہ اصل ضروری نہیں مثلاً

حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ

جب کھڑے ہوئے تو آپ کو ساری جماعت نے مان لیا۔ اسی طرح جب میرا زمانہ آیا تو گو ایک حصہ نے شدید مخالفت کی مگر یہ مخالفت اتفاقی تھی۔ اُس قسم کی مخالفت نہ تھی جو انبیاء کے آنے پر ہوتی ہے جنہوں نے ایمان کو از سر نو قائم کرنا ہوتا ہے۔ درحقیقت ابتلا بھی دو قسم کے ہوتے ہیں ایک ابتلاء تو اتفاقی ہوتے ہیں۔ جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک کاتب وحی تھا جو مرتد ہو گیا۔ اب اس کی یہ ٹھوکر اس لئے نہ تھی کہ آپ نبی تھے بلکہ اتفاقیہ طور پر اسے ٹھوکر لگ گئی۔ مگر ابوجہل کی ٹھوکر یا عقبہ اور شیبہ کی ٹھوکر وہ تھی جو نبی کے زمانہ میں لوگوں کو پیش آتی ہے اور جو نبی کی صداقت کے ثبوت کے طور پر پیش کی جاتی ہے اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں لوگوں کا آپ کی متواتر مخالفت کرنا آپ کی نبوت کا ثبوت تھا۔ مگر میری مخالفت جو خلافت کے زمانہ میں ہوئی

یہ ایک اتفاقی بات تھی

جیسے حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کو اگر سب لوگوں نے مان لیا اور کسی نے آپ کی مخالفت نہ کی تو یہ بھی ایک اتفاقی امر تھا۔ بہرحال دو الگ الگ زمانوں میں الگ الگ کیفیات کا ظہور ہوتا ہے۔ جب اللہ تعالےٰ کی طرف سے کسی نبی کے ذریعہ مخلصین کی ایک جماعت قائم ہو جائے۔ تو اس وقت اللہ تعالےٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ ایمانوں کو متزلزل کرنے والی آزمائش ان پر نہیں ڈالتا۔ چنانچہ اس تسلسل میں اگر کوئی نبی یا غیر نبی آجاتے تو اس کی وہ مخالفت نہیں ہوتی۔ جو ان انبیاء کی ہوتی ہے جو

کفر و شرک کے دور میں

اللہ تعالےٰ کے جلال کو ظاہر کرنے کے لئے آتے ہیں۔ جیسے حضرت موسےٰ علیہ السلام کی تو مخالفت ہوئی۔ مگر ہارون اور یوشعؑ کو بغیر مخالفت کے ہی اُس جماعت نے مان لیا جو حضرت موسےٰ علیہ السلام کے ذریعہ قائم ہوئی تھی۔ پھر بے شک ہر پیشگوئی میں اخفا کا ہونا ضروری نہیں مگر مصلح موعودؓ کی پیشگوئی ہے اس پر یہ اعتراض نہیں ہو سکتا کہ اس میں اخفا کا کوئی پہلو نہیں کیونکہ اس پیشگوئی کے بعض پہلو ایسے بھی ہیں جن میں اخفا پایا جاتا ہے۔ مثلاً مصلح موعود کی ایک علامت یہ بتائی گئی ہے کہ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ

یہ علامت ایسی ہے

جو میرے سب بچوں میں پائی جاتی ہے۔ چنانچہ میرے متعلق تو فرماتے کہ میں نے تین کو چار اس طرح کیا ہے کہ مرزا سلطان احمد صاحب پہلے بیٹے ہوئے۔ مرزا فضل احمد صاحب دوسرے۔ بشیر اوّل تیسرا اور میں چوتھا۔ میاں بشیر احمد صاحب کے متعلق فرماتے کہ وہ بھی تین کو چار کرنے والے ہیں اور وہ اس طرح کہ آپ نے صرف زندہ لڑکے شمار کر لئے اور بشیر اوّل متوفی کو چھوڑ دیا۔ گویا مرزا سلطان احمد صاحب ایک۔ مرزا فضل احمد صاحب دو میں تیسرا اور میاں بشیر احمد صاحب چوتھے۔ میاں شریف احمد صاحب کے متعلق فرماتے کہ وہ بھی تین کو چار کرنے والے ہیں۔ اور وہ اس طرح کہ آپ نے اپنی پہلی بیوی کے لڑکے مرزا سلطان احمد صاحب اور مرزا فضل احمد صاحب چھوڑ دئے اور باقی سارے لڑکے زندہ اور فوت شدہ شمار کر لئے چنانچہ بشیر اوّل پہلا لڑکا ہوا میں دوسرا۔ میاں بشیر احمد صاحب تیسرے اور میاں شریف احمد صاحب چوتھے۔ اور مبارک احمد کے متعلق فرماتے کہ وہ بھی

تین کو چار کرنیوالا ہے

اور وہ اس طرح کہ آپ نے پہلی بیوی کی اولاد کو چھوڑ کر موجودہ لڑکوں میں سے صرف زندہ لڑکے شمار کر لئے اور بشیر اوّل متوفی کو چھوڑ دیا۔ چنانچہ میں پہلا ہوا۔ میاں بشیر احمد صاحب دوسرے ہوئے۔ میاں شریف احمد صاحب تیسرے اور مبارک احمد چوتھا۔ غرض بعض حصے اس پیشگوئی کے بھی ایسے ہیں۔ جن میں اخفا پایا جاتا ہے اس لئے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس پیشگوئی میں کسی قسم کا اخفا نہیں ہے۔ (باقی)

درخواست دُعا

میرا لڑکا عزیزم محمد شفیق بوجہ خرابی خون دیر سے بیمار ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔
(محمد رفیق ٹیچر ماسٹر از کراچی)

قرآن کریم کا پیش کردہ اندازِ تحقیق

عاقلاں را پیر کامل - جاہلاں را راہنما

(از مکرم ڈاکٹر محمد لطیف صاحب جے پور (راجستھان بھارت)

زندگی قدم قدم پر تحقیق چاہتی ہے، اس لئے انسان تحقیق پر مجبور ہے۔ گزشتہ زمانے کے مسلمان ہر معاملہ میں اپنی تحقیق اور راہ نمائی کی بنیاد قرآنِ کریم کو بنایا کرتے تھے اور اُسی کی روشنی میں منزل مقصود کی جانب اپنا قدم بڑھاتے تھے۔ یہی سبب تھا کہ ان کی زندگی کامیابی اور کامرانی سے ہمکنار رہی اور وہ دنیا میں سربلند ہو کر زندہ رہے۔ مگر موجودہ دَور کے مسلمانوں نے بدقسمتی سے قرآنِ کریم کی تعلیمات پسِ پشت ڈال دیں۔ اندازِ تحقیق تبدیل کر لیا۔ روحانیت سے بے بہرہ ہو کر دن بدن مادیت کی جانب مائل ہو گئے۔ اس لئے آج پستی و ذلت، انحطاط اور ایک عالمگیر رسوائی کا شکار ہو رہے ہیں۔ اعلیٰ اور ممتاز دینی اور دنیاوی زندگی کے لئے ایک مسلمان کے لئے قرآنِ کریم سے زیادہ ارفع اور اعلیٰ کوئی چیز بھی راہنما نہیں ہو سکتی، زندگی کا کوئی بھی گوشہ ایسا نہیں جو حکیمانہ انداز میں قرآنِ کریم نے حل کر دیا ہو۔

قرآنِ کریم دنیا کے تمام علوم کا سرچشمہ و مخزن ہے۔ اس لئے زندگی کے ہر حصے میں جس کے عمل کرنے کے لئے انسانی عقل عاجز نظر آئے اس پر چشمۂ ہدایت سے مدد لینی چاہیئے۔ کیونکہ مذہبی، قومی، ملی، سیاسی، معاشی، سماجی، وطنی، دو غرضی ہر معاملہ میں اس کی رہبری کامرانی کی ضامن ہے اور یہی سبب تھا کہ پہلے زمانے کے مسلمانوں کے سامنے دنیا اپنا سر خم کرنے پر مجبور تھی۔ اور عروج و اقبال ان کے غلام تھے۔ قرآن کریم کی ہدایت کے طالب ہی ہمیشہ روشنی پاتے رہے ہیں۔ اس ہدایت کو حاصل کرنے کے لئے شرط یہ ہے کہ یہ ہدایت ان لوگوں کو ملتی ہے۔ جن کے دل میں نیکی کے حصول کا احساس ہو اور اپنے مولا کو پانے کی طلب ہو۔ اور ھدی للمتقین میں اسی کا اظہار ہے۔ ایک متقی کے لئے تقوے کا یہی معیار ہے یہ تقوے کا پہلا زینہ ہے جو لوگ صفائی قلب نہیں رکھتے اور دلوں میں ابتداہی سے شکوک و شبہات بھر لیتے ہیں اور ابتدا ہی میں انکار کا پہلو اختیار کرتے اور ایک قسم سے استکبار کا مظاہرہ کرتے ہیں وہ ہدایت سے آخر تک بے بہرہ ہی رہتے ہیں۔ کہ

قلب اور روح کے اُن دریچوں پر انکار کے پردے پڑ جاتے ہیں۔ جن کے ذریعہ ہدایت کی کرنیں انسان کے دل کی دنیا میں داخل ہوتی ہیں۔ ایک بچہ جس کی تعلیم کا آغاز الف بے سے کیا جا رہا ہو۔ وہ اس کا انکار نہیں کرتا" اسی طرح ایک طالب تحقیق و طالب ہدایت بھی شروع ہی میں انکار سے کام نہ لے ظاہر ہے اگر بچہ اقرار کو کام میں نہ لاتے ہوئے الف کو الف اور بے کو بے ماننے سے انکار کر دے تو پھر دنیا کا بڑے سے بڑا عالم بھی اس پر یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ یہ الف الف ہے اور یہ بے بے ہے۔ ایسے انکار کی وجہ سے بچہ علم کی دولت سے محروم رہ جائے گا۔ یومنون بالغیب کی یہی تفسیر ہے۔ کہ غیب پر ان معنوں میں حیل و حجت کے بغیر اثبات کا پہلو اختیار کرے اگر طالب تحقیق ابتداء میں انکار اور تکبر سے کام لے گا تو وہ ہدایت حاصل نہ کر سکے گا اور گوہرِ مقصود اُسے کبھی دستیاب نہ ہوگا وہ تو شبہات کی پرپیچ راہوں میں بھٹک کر رہ جائے گا۔ اور تاریخ شاہد ہے کہ انکار کرنیوالوں کی دنیا بھی ان سے گئی اور عقبیٰ بھی۔ جس کی مثال ابلیس کے کردار سے ظاہر ہے، اور قرآنِ پاک میں جگہ جگہ اس کی مثال بتائی ہے کہ وہ انکار کی وجہ سے مردود و مقہور بارگاہِ لم یزل قرار دے دیا گیا۔ شیوۂ ابلیس سے بچتے رہنا اور پناہ مانگتے رہنا ضروری ہے۔

لہٰذا دانشمندی اور انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ شکوک و شبہات سے ہٹ کر غیر جانب داری کے ساتھ حقائق پر غور کریں معاملات کو سوچیں، حالات کو پرکھیں۔ قرآن پاک کے بتائے ہوئے طریق کو اپنائیں۔ پھر تحقیق کے ذریعہ اندازہ لگائیں کہ کون حق پر ہے اور کون نہیں منفی پہلو کی جگہ اثباتی پہلو کو پیش نظر رکھیں۔ قرآن کریم اسی اندازِ تحقیق کی جانب راہ نمائی کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس اثباتی پہلو کے لئے قرآن مبین نے یہ طریق کار بھی بتایا ہے کہ والذین یومنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک اسی میں اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ اول بہ غور کیا جائے اور سمجھنے کی کوشش کی جاوے

کہ یہ دعویٰ ہے کیا؟ اس کی بنا کیا ہے؟ اور اس سے پہلے بھی ایسے دعوے ہوئے ہیں ان سے مماثلت ہے یا نہیں پھر یہ جو دعوے کیا گیا ہے اس کے متعلق کوئی پیش خبری موجود ہے یا نہیں ان دونو پہلوؤں پر جب ایمانداری اور توبہ سے اھدنا الصراط المستقیم کی دعا کے ساتھ تجسس ہوگا تو خود ذاتِ باری تعالےٰ دستگیری کرے گی اور انسان ایمان کے ثمرات سے لطف اندوز ہوتا ہوا شرح صدر کے ساتھ فی ادخلی فی عبادی وادخلی جنتی کی صدا سے ہمکنار ہوگا پھر یہاں وبالآخرۃ ھم یوقنون

کی طرف توجہ اس لئے دلائی ہے کہ آخرت پر ایمان تقوے کا موجب بنتا ہے جو ہدایت کے لئے ضروری ہے۔ اس کے علاوہ اگر کوئی اور راہ اختیار کی جاویگی تو وہ ابی اور استکبار کا مظاہرہ ہوگا۔ پھر اس کے نتیجہ میں ختم اللہ علی قلوبھم وعلی سمعھم وعلی ابصارھم کا مورد بننا پڑے گا۔ جس کا مظاہرہ آج دنیا میں موجود ہے۔

نقد و نظر

نبراس المومنین

چالیس صفحے کے اس رسالہ میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک سو ایسی احادیث معہ ترجمہ بیان کی گئی ہیں جو تربیت اور اصلاح نفس کے لئے نہایت مفید اور ضروری ہیں۔ نوجوانوں اور بچوں کی تربیت و اصلاح کے لئے اس کی بکثرت اشاعت ہونی چاہیئے قیمت صرف ۴ر فی نسخہ۔

ادعیۃ الرسول

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اسوۂ حسنہ سے ہمیں بہت سی نہایت لطیف اور جامع دعائیں سکھائی ہیں۔ جو زندگی کے تقریباً ہر پہلو پر حاوی ہیں اگر انسان ان دعاؤں کو اپنا ورد بنا لے تو اس کی زندگی کی ہر حرکت و سکون عبادت میں شامل ہو سکتی ہے۔ زیر نظر رسالہ میں جو چھوٹی تقطیع کے چالیس صفحات پر مشتمل ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی متعدد دعائیں مع ترجمہ درج کر دی گئی ہیں۔ مثلاً کھانا شروع کرنے کی اور کھانا کھانے کے بعد کی دعا۔ گھر میں داخل ہونے اور گھر سے باہر جانے کی دعا۔ سفر پر جانے کی دعا۔ مشکلات کے ازالہ کے لئے دعا وغیرہ دعائے استخارہ نماز جنازہ اور خطبہ نکاح بھی اس میں شامل ہے دعاؤں کا یہ پاکیزہ مجموعہ ہر احمدی گھرانے میں موجود ہونا چاہیئے قیمت صرف ۳ر

ادعیۃ المسیح الموعود

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اردو اور عربی میں جو دعائیں فرمائیں۔ زیر نظر رسالہ میں انہیں جمع کر دیا گیا ہے۔ اس میں حضور کی منظوم دعائیں بھی شامل ہیں۔ اور الہامی دعائیں بھی معہ ترجمہ درج کر دی گئی ہیں۔ قیمت ۳ر مندرجہ بالا تینوں رسالے میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب ربوہ سے منگوائے جا سکتے ہیں۔

کشتی رانی کا شوق رکھنے والے خدام

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر انتظام ربوہ روئنگ کلب قائم ہے ہر خادم اس کا ممبر بن سکتا ہے۔ فیس ممبر شپ صرف آٹھ آنے اور ماہانہ چندہ صرف چار آنے ہے۔ ممبر شپ کا کارڈ حاصل کرنے کے لئے دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف رجوع کریں (مہتمم صحت جسمانی خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک پرمعارف تبلیغی مضمون

میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب آف قادیان حال ربوہ نے ۱۹۶۰ء کی احمدی جنتری میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک پُرمعارف تبلیغی مضمون "ایک معزز شیعہ کے خط کا جواب" کے زیر عنوان شائع کیا ہے۔ جس میں حضرت اقدس نے بیعت کی اصل غرض اور حقیقت اور بیعت کرنے کے مقاصد اور عقائد نہایت مدلل اور مفصل بیان فرمائے ہیں۔ جنتری کی قیمت ۴ر آنے ہے۔ بغرض تبلیغ ایک روپے کی پانچ مل سکتی ہیں۔ مندرجہ بالا پتہ پر منگوائی جا سکتی ہے۔

درخواستِ دُعا

عزیزم برادرم مسعود احمد صاحب خورشید پسر حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری امسال مورخہ ۱۰ رمئی کو بذریعہ ہوائی جہاز حج کے لئے تشریف لے جا رہے ہیں عزیزم سلسلہ کے ایک مخلص اور جان نثار خادم اور جماعت احمدیہ کراچی کے ایک سرگرم کارکن ہیں۔ خاندان حضرت مسیح موعودؑ صحابہ حضرت مسیح موعود۔ درویشان قادیان اور جملہ افراد جماعت اس عزیز کی خیریت سے روانگی اور واپسی اور حج کی قبولیت کے لئے دعا فرمادیں (خاکسار محمود احمد سنوری۔ ولد الحاج مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری از کوئٹہ)

مجالس خدام الاحمدیہ کی مساعی

ماہ فروری سنہ ۱۹۶۰ء کی رپورٹ

قسط ۴

(سلسلہ کے لئے دیکھئے الفضل ۲۴ اپریل سنہ ۱۹۶۰ء)

(۲۱) باندھی ضلع نواب شاہ

خدام کی تعداد ۱۲ ہے۔ خدام انفرادی طور پر پیغام حق پہنچاتے رہے۔ ۲۰ عدد ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ چندہ تحریک جدید کی وصولی فصل کے موقعہ پر ماہ اپریل میں کی جائے گی۔ انفرادی طور پر خدمت خلق کی جاتی ہے۔ راستہ اور پلیوں کی مرمت کی گئی

۲۲- بہاول پور

خدام کی تعداد ۳۵ ہے۔ یہ مجلس حال ہی میں بیدار ہوئی ہے۔ صحت جسمانی کے سلسلہ میں بیڈمنٹن کلب بنایا گیا ہے۔ خدام انفرادی طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے سیٹ اور دوسری کتب سلسلہ خریدتے ہیں۔ اور انہیں زیر مطالعہ رکھتے ہیں۔ انفرادی طور پر مختلف رنگ میں مثلاً بیماروں کی عیادت۔ مریضوں کو ہسپتال سے دوا لاکر دینا۔ بے کاروں کو کام مہیا کرنا۔ ضرورت مندوں کی نقدی صورت میں مالی امداد کرنا وغیرہ خدمت خلق کے کام جاری ہیں۔ چار مرتبہ اجتماعی طور پر کام کیا۔ احمدیہ ہوسٹل کی تعمیر میں خدام خود حصہ لیتے ہیں۔ نو افراد زیر تربیت ہیں۔ اور غیر از جماعت احباب سے تبادلہ خیالات کرتے ہیں۔ ۳۰ عدد ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ انسپکٹر صاحب تحریک جدید کے ساتھ وصولی اور وعدوں کے حصول کے لئے کوشش کی گئی۔ حلقہ جات میں نماز کے مراکز قائم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ مجلس اطفال قائم ہے۔

(۲۳) چک نمبر ۱۲۱ گوگھووال ضلع لائلپور

خدام کی تعداد ۱۷ ہے۔ سست اراکین کو پروگرام میں شامل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ مقامی طور پر والی بال کھیلنے کا انتظام ہے اس مجلس میں کوئی ناخواندہ رکن نہیں۔ خدام اپنے طور پر کتب خریدتے اور رکھتے ہیں۔ دارالمطالعہ قائم ہے۔ فرسٹ ایڈ کا انتظام ہے۔ جہاں سے غریب مریضوں کو مفت دوا دی جاتی ہے۔ اس ماہ آٹھ مریضوں کو ۵ روپے کی دوا مفت دی گئی۔ شجرکاری کا ہفتہ منانے کے سلسلہ میں ۱۰۳ پودے لگائے گئے۔ ان درختوں کے لئے مقامی گرلز سکول میں ایک ہزار فٹ لمبی دو فٹ چوڑی اور اڑھائی فٹ گہری نالی کھود دی گئی۔ تین افراد کو کھانا کھلایا اور تین آدمیوں کو کام پر لگایا۔ ایک غریب کو شہر سے آٹا مہیا کرکے دیا گیا۔ تقریباً ۳۰ گھنٹے وقار عمل پر خرچ کئے گئے۔ ہر جمعہ کو مسجد کی صفائی کی جاتی ہے۔ ۶ افراد زیر تربیت ہیں ۵۳ ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ اپنے اپنے رشتہ داروں میں پیغام حق پہنچایا جاتا ہے۔ تحریک جدید کے بقایاداران کو ادائیگی کے لئے بار بار توجہ دلائی گئی۔ خدام اور اطفال کی تربیت کا خاص انتظام ہے۔ انہیں نمازوں میں لایا جاتا اور حاضری لگائی جاتی ہے۔

(۲۴) انور آباد ضلع لاڑکانہ

خدام کی تعداد ۲۳ ہے۔ سست اراکین کو بیدار کرنے کی کوشش کی گئی۔ دو بیماروں کی تیمارداری کی گئی۔ غرباء اور مساکین بچوں کے جو پرائمری سکول میں پڑھتے ہیں ان کے اخراجات مجلس مقامی برداشت کرتی ہے۔ خدام نے ایک انگریزی سکول جاری کیا ہوا ہے۔ خدام مختلف کھیلوں میں باقاعدگی سے حصہ لیتے ہیں۔ دو مرتبہ وقار عمل منا کر گاؤں اور دفتر کی صفائی کی گئی دو تربیتی جلسے ہوئے۔ جن میں خدام کو اعلیٰ اخلاق پیدا کرنے کی تلقین کی گئی۔ اطفال کو نمازوں میں لایا جاتا ہے۔ انفرادی طور پر پیغام حق پہنچایا جاتا ہے۔ قرآن کریم کا درس جاری ہے

۲۵- گنج مغلپورہ لاہور

عہدیداران کی تبدیلی ہوئی۔ نئے عہدیداران نے کام شروع کیا۔ مجلس عاملہ کے دو اجلاس ہوئے تحریک جدید کے چندہ کے ۱۲۵/۸ روپے وصول کرکے سیکرٹری تحریک جدید کے سپرد کئے گئے۔ نیز نئے وعدہ جات حاصل کئے۔ مسجد کی صفائی کی جاتی رہی۔ وضو کے لئے پانی مہیا کیا گیا۔ پابندی نماز کی طرف خدام کو توجہ دلائی جاتی رہی تفسیر کبیر اور کتب سلسلہ کا درس جاری رہا یوم مصلح موعود منایا گیا۔ خدام فٹ بال اور بیڈمنٹن کی کھیلوں میں حصہ لیتے ہیں۔ اطفال کی نگرانی کی جاتی ہے۔ نیز انہیں نماز با ترجمہ کے علاوہ مختلف مسائل سکھائے جاتے ہیں

(۲۶) کراچی

خدام کی تعداد ۵۵۵ ہے۔ تین نئے خادم شامل ہوئے۔ اور ایک خادم کراچی سے تبدیل ہوگیا مقامی و حلقہ جات کے عہدیداران کو اور خدام کو زیادہ تندہی اور باقاعدگی سے کام کرنے کی تاکید کی گئی۔ خدام اور عہدیداران نے مجلس کے مختلف کاموں پر ۳۰۰۰ گھنٹے سے زیادہ عرصہ صرف کیا ۲۰۰ میل سے زیادہ سفر کیا۔ ناظم صاحب مال نے ۱۷ حلقوں میں دورے کئے اور بقایاداروں سے چندہ وصول کیا۔ دو ڈسپنسریوں پر ۲۰۰۰/- روپے خرچ کئے۔ مرکز سے آمدہ انسپکٹر صاحب تحریک جدید کے ساتھ چند حلقہ جات کا دورہ کیا۔ یوم تحریک جدید منایا گیا اور نئے وعدہ جات بھی حاصل کئے گئے۔ نیز وصولی کی گئی۔ چند احباب کے سوا جملہ جماعت کراچی کے احباب تحریک جدید کے مالی حصہ میں شامل ہیں۔ ایک خادم کو ٹیکسٹائل کی۔ ایک کو درزی کی۔ ایک کو کمپونڈری کی۔ تین خدام کو معماری اور انجنیرنگ کی۔ تین کو بجلی کے کام کی اور دو کو ویلڈنگ کی تربیت دلائی جارہی ہے۔ ۳۵ دیگر خدام مختلف کام مثلاً فوٹو گرافی۔ گتے کے ڈبے بنانا موٹر مکینک۔ کپڑے کا کام۔ ٹائپ کا کام وغیرہ جانتے ہیں۔ تین خدام کو پالش بنانے اور فرنیچر پر پالش کرنے کا کام سکھایا جارہا ہے نماز باجماعت کے ۱۶ مرکز پہلے ہی سے کام کر رہے ہیں۔ اس عرصہ میں ایک نیا مرکز قائم کیا گیا۔ ۵۰ کے قریب خدام نے اس عرصہ میں نماز تہجد ادا کی۔ ۲۰۰/- سے زائد خدام نوافل پڑھتے رہے۔ چار حلقہ جات میں صبح کی نماز کے لئے جگانے کے پروگرام پر عمل ہوا۔ بری باتوں مثلاً سینما بینی۔ سگریٹ نوشی سے پرہیز کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ مختلف حلقہ جات میں تفسیر کبیر۔ تفسیر صغیر اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس جاری رہا۔ گذشتہ ماہ نمازوں میں سست خدام کو بذریعہ خطوط توجہ دلائی گئی تھی۔ اور اس کا خاطر خواہ نتیجہ نکلا۔ اس ماہ میں اس سلسلہ میں ۱۵ خطوط لکھے گئے۔ احباب جماعت کو رمضان المبارک کے مقدس ایام کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی تحریک کی گئی۔ انصار اللہ کے اجتماع میں ۱۵۰ کے قریب خدام نے شرکت کی۔ تقریباً ایک سو خدام جماعت کے پاک بزرگوں کی صحبت میں بیٹھے۔

اطفال کی تعداد ۲۰۰ ہے۔ ان کی تربیت کے لئے ایک جامعہ پروگرام تیار کیا گیا ہے۔ اس پروگرام کی تربیت دینے کے لئے ایک تربیتی کیمپ قائم کیا گیا جس میں چار حلقہ جات کے منتظمین نے شرکت کی۔ اطفال کے پروگرام اور ان کی تربیت کے طریق کا ملاحظہ فرما کر مکرم امیر صاحب۔ نائب امیر صاحب کراچی اور قائد عمومی و قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ نے خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ اطفال کا خیال رکھا جاتا ہے۔ رمضان شریف میں مختلف رنگوں میں عبادتیں کرتے رہے۔ تلاوت قرآن کریم۔ نوافل۔ درس قرآن کریم علاوہ دو ممبروں کو قرآن کریم ناظرہ و با ترجمہ پڑھانا۔ نماز کا ترجمہ سکھانا وغیرہ امور کی طرف خاص توجہ دی گئی۔ تینتیس ناخواندہ افراد کو پڑھایا گیا۔ مختلف قسم کے ۲۶ اخبارات و رسائل خدام کے زیر مطالعہ رہے۔ سلسلہ کی ۵۳ کتب زیر مطالعہ رہیں۔ ۳۰ کتب سلسلہ خریدی گئیں انصار اللہ کے مقامی اجتماع میں دینی معلومات کے امتحان میں ۳۰ خدام نے حصہ لیا۔ دو خدام نے اول اور دوم انعام حاصل کیا۔ اسلامیہ کالج میں محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا لیکچر کروایا گیا۔ فضل عمر پبلک لائبریری میں ۳۰/- روپے ماہوار کے اخبارات رکھے گئے اس لائبریری سے اس عرصہ میں ۱۶۰۶ افراد نے مطالعہ کیا۔ ۱۰ خدام کے ایک گروپ کو سگنیلنگ کی تربیت دلوائی گئی۔ اسی طرح ۷ خدام کے ایک گروپ نے بھی مختلف قسم کی تربیت حاصل کی۔ انصار اللہ کے اجتماع میں ۴۲ خدام نے پیغام رسانی کے مقابلہ میں حصہ لیا۔ اصلاح و ارشاد کے کاموں میں ۱۳۱ گھنٹے خرچ ہوئے۔ ۱۸۰ افراد زیر تربیت ہیں۔ ۲۵۰ کی تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا گیا ۵۴ کتب تقسیم کی گئیں۔ ۱۲ خطوط لکھے گئے چھ اجلاس ہوئے۔ یوم مصلح موعود کوٹھی دارالصدر میں منعقد ہوا۔ ایک دوست بیعت کرکے سلسلہ میں شامل ہوئے۔ فضل عمر پبلک لائبریری سے ۱۰۰۰ افراد نے سلسلہ کی مختلف کتب و رسالے حاصل کرکے پڑھے نیز اس لائبریری میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے ۱۵ اقتباسات بورڈ پر لکھے گئے۔ اخبارات ڈان۔ لیڈر ایوننگ سٹار۔ ٹائمز۔ الفضل۔ جنگ میں سلسلہ کے متعلق ضروری خبریں شائع کرائی جاتی رہیں۔

۲۱۶ غرباء و مساکین کی ۲۲۳/- روپے سے مدد کی گئی۔ ۱۱ غرباء کو کھانا کھلایا گیا۔ ۱۷ افراد کو کپڑے دیئے گئے ۱۷۶ مریضوں کی تیمارداری کی گئی۔ ۱۱۷ مریضوں کو ڈسپنسری کے علاوہ مفت طبی

مسجد احمدیہ گھٹیالیاں کا سنگ بنیاد

مؤرخہ ۲۸ اپریل سنہ ۱۹۶۰ء بروز جمعۃ المبارک مسجد احمدیہ کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ اجتماعی دعا کی گئی اور شیرینی بھی تقسیم کی گئی۔ احباب کرام بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ مسجد جلد از جلد پایہ تکمیل تک پہنچ جائے۔ آمین

عبدالرحیم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گھٹیالیاں پورہ چک نمبر ۶۹ ضلع لائلپور

امداد پہنچائی گئی - ۳۹ افراد کو کام مہیا کیا گیا - ۱۰۶۴ راستوں سے ایذا رساں اشیاء ہٹائی گئیں - ۱۰۱۲۷ افراد کو -/۱۲۴۸ روپے بطور قرضہ حسنہ دئے گئے - ایک بیوہ کو -/۵۰ روپے ماہوار کی مدد دی جا رہی ہے - مرگی کے ایک مریض کو جو سڑک پر گرا پڑا تھا - طبی امداد پہنچائی گئی - ایک غیر ملکی کی ریت میں پھنسی ہوئی کار نکالی گئی اور اس کے علاوہ ہر قسم کے متفرق طور پر خدمت خلق کے کام کئے گئے -

مجلس کراچی کے زیر انتظام دو ڈسپنسریاں اس وقت کام کر رہی ہیں - ان میں مریضوں کا مفت علاج کیا جاتا ہے - دو ڈاکٹر - تین کمپونڈر اور دو مددگار اسمیں کام کر رہے ہیں - اس عرصہ میں کل ۱۲۲۴ مریضوں کو دوا دی گئی - عملہ کی تنخواہوں پر -/۱۰۱۰ روپے اور ادویہ ڈسپنسری وغیرہ پر -/۱۰۱۵ روپے خرچ ہوئے ۵۵۰ ٹیکے لگائے گئے وقف جدید کی تحریک میں شمولیت کے لئے نئے احباب سے نئے وعدے حاصل کئے - اسی طرح وعدہ جات کی وصولی بھی کی گئی - صحت جسمانی کو قائم رکھنے کے سلسلہ میں ورزش اور سیر کرنے کے علاوہ خدام دوسری کھیلوں میں بھی شامل ہوتے رہے - رمضان المبارک سے قبل احمدیہ ہال کی صفائی کی گئی - انصار اللہ کے اجتماع میں ۱۵۰ خدام شریک ہوئے - اور رسہ کشی کا مقابلہ جیت کر انعام حاصل کیا حکومت کی طرف سے ہفتہ صفائی منانے کے سلسلہ میں خدام الاحمدیہ کراچی نے رضاکارانہ طور پر خدمات پیش کیں - چالیس خدام روزانہ تین گھنٹے کام کرتے رہے - اور جو حصہ حکومت کی طرف سے ہمارے ذمہ کیا گیا تھا - اس کی اچھی طرح صفائی - ہفتہ شجر کاری کے دوران میں دار الصدر کوٹھی کے گرد ۱۸ پودے لگائے گئے - خدام کو صاف رہنے کی تلقین کی گئی -

چھ اجتماعی وقار عمل منائے گئے :

مجموعی طور پر ۱۰۴ خدام نے ۱۰۹۰ گھنٹے کام کیا ہر جمعہ کو سائیکلوں اور جوتوں کی حفاظت کی جاتی ہے - ہفتہ صفائی کے دوران میں ریڈ کراس کے تعاون سے صفائی کے متعلق دستاویزی فلم دکھانے کا انتظام کیا گیا - فلم کے بعد مبلغ مقامی نے نہایت مؤثر انداز میں ایک تقریر فرمائی - جس میں قرآن کریم اور احادیث کے حوالہ جات سے صفائی کی ضرورت اور اہمیت کو بیان کیا - اور تمام حاضرین سے آئندہ اپنے کپڑے - اپنا جسم اپنا گھر اور اپنا ماحول صاف کرنے کا عہد لیا

۲۰ - ۲۱ فروری کو انصار اللہ نے اپنا سالانہ اجتماع منعقد کیا - اس موقعہ خدام کی ایک معقول تعداد اجتماع میں شریک ہوئی - اور اس کے علاوہ انتظامات کے سلسلہ میں ہر قسم کے ضروری انتظامات مجلس خدام الاحمدیہ نے کئے - تعلیمی - تربیتی اور ورزشی مقابلوں میں حصہ لیا - ۱۰۰۰ کے قریب بھی اس اجتماع سے مستفید ہوئے - اس موقعہ پر قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ نے ان الفاظ میں خدام کے تعاون کا اعتراف کیا کہ " انصار اللہ کے اجتماع میں خدام کسی جگہ پیچھے نہیں رہے - بلکہ دوش بدوش برسر کار رہے "۔

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت سید الطاف حسین شاہ صاحب افسر مال باختیارات سپیشل کلکٹر جھنگ

مقدمہ فک الرہن موقعہ موضع ثمرالہ شمالی تحصیل جھنگ -

غلام حسین ولد احمد یار - اللہ یار - خدا یار محمد علی - اللہ بخش پسران چراغ پناہ بنام نانڈو - نودن بھاب پسران ولی محمد علی محمد ولد دلا یا رام ساکن معہ ثمرالہ تحصیل جھنگ

رامچندر - دولت رام - بھگوانداس پسران مولچند - گھیرہ - رام کشن - پسران شاہداس غیر مسلم حال بھارت -

درخواست فک الرہن کھاتہ نمبر ۱۱ کا ½ حصہ بقدر ۲۶ کنال ۲ مرلہ کھاتہ ۱۲ کا ¾ حصہ بقدر ۷ ۲ کنال ۵ مرلہ کھاتہ ۱۳ کا ½ بقدر ۱۰ کنال ۳ مرلہ جمع بندی سنہ ۵۷-۵۸ مندرجہ بالا میں رام چندر وغیرہ فریق دوئم غیر مسلم ہیں جو کہ اب ترک سکونت کر کے ہندوستان چلے گئے ہیں - جن پر اب آسانی سے تعمیل ہونی مشکل ہے - لہذا بذریعہ اخبار مشتہر کیا جاتا ہے کہ وہ مورخہ ۲۰ کو بوقت صبح ½ ۷ بجے مقام جھنگ حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کریں - ورنہ بصورت عدم حاضری ان کے خلاف کاروائی یکطرفہ کی جاوے گی -

آج مورخہ ۲۳ کو بثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم ...... مہر عدالت

جماعت احمدیہ چک ۴۶ شمالی ضلع سرگودھا کا تربیتی جلسہ

جماعت احمدیہ چک ۴۶ شمالی سرگودھا کا تربیتی جلسہ زیر صدارت مکرم مولوی بشیر احمد صاحب مورخہ ۲ مئی کی شب کو مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا - تلاوت قرآن کریم بعد مکرم سید حمید احمد شاہ صاحب آف چک ۳۳ جنوبی اور مکرم چوہدری محمد انور صاحب چیمہ نے نظمیں پڑھ کر سنائیں - اس کے بعد جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد کے مضمون پر خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی نے تقریر کی اور بتایا کہ جماعت احمدیہ دنیا میں اس لئے قائم کی گئی ہے کہ اسلام کو دنیا میں پھیلائے - اور اخلاقی عملی اور روحانی انقلاب پیدا کرے - آپ نے فرمایا کہ آج دنیا کے لوگ ہمارا روحانی نمونہ دیکھنا چاہتے ہیں - اس لئے جب تک ہمارے اخلاق اور اعمال میں تبدیلی نہ ہو اور ہم پوری طرح اسلامی تعلیم پر کاربند نہ ہو جائیں - اس وقت تک دوسرے لوگ اسلام کے قریب نہ آئیں گے مستورات نے بھی جلسہ میں شرکت کی -

(نصیر احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ چک ۴۶ شمالی ضلع سرگودھا)

اعلان دار القضاء

حرمہ رسول بی بی صاحبہ زوجہ غلام احمد صاحب ساکن چوکنانوالی ضلع گجرات حال سکونت ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند غلام احمد صاحب پسر مسمی رحمت خاں ولد بوٹا ساکن چوکنانوالی عرصہ دو سال سے مفقود الخبر اور لاپتہ ہے - میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں جو زیر تعلیم بھی ہیں - میں ان کو بڑی مشکل سے پال رہی ہوں - میرے پاس نہ تو کافی روپیہ ہے اور نہ کوئی اپنا ذریعہ معاش ہے کہ جس سے میں ان کو اچھی طرح رکھ سکوں - محنت مزدوری کر کے بعد مشکل گذارہ کر رہی ہوں - اس نے میرے خاوند مذکور نے بعوض رقم اراضی اسلام پور اسٹیٹ (سندھ) خریدنے کے لئے دی تھی اور جس کے متعلق مجھے معلوم ہوا ہے کہ اب واپس ملنے والی ہے - مجھے دلائی جائے تاکہ میں اپنے بچوں کی تعلیم وغیرہ پر یہ رقم خرچ کر سکوں - میرا بڑا لڑکا بالغ ہے باقی چار بچے نابالغ ہیں -

اس درخواست کے متعلق اگر کسی وارث وغیرہ کو کوئی اعتراض ہو تو ایک ماہ تک اطلاع دی جائے اگر ملک غلام غلام احمد مذکور خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی اور صاحب کو ان کے متعلق کچھ معلومات حاصل ہوں تو مجھے اطلاع دیں -

(ناظم دار القضاء - ربوہ)

گورنمنٹ کیڈٹ کالج حسن ابدال

سنہ ۱۹۶۱ء کا داخلہ آٹھویں جماعت میں ہوگا

شرائط - ساتویں جماعت یا نورتھ سٹینڈرڈ ۳۱ کو پاس کر چکا ہو عمر ۱۲ سال سے زائد اور ۱۳ سے کم - بصورت قبائلی علاقہ کے امیدوار کی عمر ایک سال زائد

ز پ - ٹ ۳۰ (ناظر تعلیم - ربوہ)

اعلان نکاح

مکرم سید صابر حسین شاہ صاحب ابن سید مردان علی شاہ صاحب کا نکاح عزیزہ سیدہ رقیہ بیگم صاحبہ بنت سید حسین علی شاہ صاحب کے ہمراہ بعوض ایک ہزار حق مہر پر مکرم شیخ نذیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور نے بمقام کیرانوالہ ضلع گجرات مورخہ ۶۰ کو پڑھا احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالے اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے - آمین

(محمد اشرف پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کیرانوالہ ضلع گجرات)

نوٹ :- اس خوشی میں مبلغ -/۵ روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں - (مینیجر الفضل)

دعائے مغفرت

میری والدہ محترمہ ۳۰ اپریل بروز جمعہ اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں - انا للہ وانا الیہ راجعون - مرحومہ صحابیہ تھیں - بہت کم احمدی جنازہ میں شامل ہو سکے - احباب سے جنازہ غائب پڑھنے کی درخواست ہے -

(محمد الدین معرفت ایم عبد الرحیم لوہاری گیٹ ملتان شہر)

تصفیہ کشمیر کے بغیر پاکستان اور ہندوستان میں حقیقی تعاون ممکن نہیں

پیرس کی بین الاقوامی سفارتی اکادمی میں شہزادہ علی خاں کی تقریر

پیرس ۵ مئی۔ اقوام متحدہ میں متعین پاکستان کے مستقل مندوب شہزادہ علی خان نے کہا ہے کہ جب تک مسئلہ کشمیر کا کوئی پائیدار حل معلوم نہیں ہو جاتا اس وقت تک پاکستان اور بھارت ایک دوسرے کے اعتماد سے محروم رہیں گے اور دونوں میں حقیقی تعاون نہیں ہو سکتا۔

شہزادہ علی خان پیرس کی بین الاقوامی سفارتی اکادمی سے خطاب کر رہے تھے۔ آپ نے کہا پاکستان اور بھارت میں جتنے اختلافی مسائل موجود ہیں کشمیر ان میں سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے کشمیر مذہبی، اقتصادی سیاسی اور معاشی حیثیت سے پاکستان کا جزو لاینفک ہے۔ اور پاکستان اس کے سوا کچھ بھی نہیں چاہتا کہ جنگ بندی لائن کے دونوں طرف واقع علاقوں کی فوجیں نکال دی جائیں اور اقوام متحدہ کے زیر اہتمام آزادانہ اور منصفانہ طریقے سے کشمیری عوام سے استصواب کرا لیا جائے کہ وہ اپنے ملک کے مستقبل کے بارے میں کیا چاہتے ہیں۔

شہزادہ علی خاں نے کہا مسئلہ کشمیر دنیا کے امن کی عمارت میں بہت بڑے شگاف کی حیثیت رکھتا ہے۔ اگر یہ شگاف پُر نہ ہوا تو کسی وقت بھی یہ عمارت دھڑام سے زمین پر گر جائے گی۔

شہزادہ علی خان نے کہا پاکستان اور بھارت کے دوسرے اختلافی مسائل میں نہری پانی کے تنازعہ کو بہت بڑی اہمیت حاصل ہے یہ ایسا مسئلہ ہے کہ پاکستان کی قریب قریب نصف آبادی کی زندگی اور موت کا سوال پیدا کر رہا ہے آپ نے اطمینان کا اظہار کیا کہ دونوں حکومتوں کے دانشمندانہ اقدامات کی وجہ سے یہ مسئلہ قریب قریب حل ہو چکا ہے آپ نے اس سلسلہ میں عالمی بنک کے تعاون کو سراہا۔

شہزادہ علی خان نے افسوس کے ساتھ کہا کہ افغانستان سے پاکستان کے تعلقات اچھے نہیں آپ نے کہا اس کی وجہ یہ ہے کہ افغانستان کے حکمران یا تو یہ چاہتے ہیں کہ پاکستان کا ایک حصہ کاٹ کر ان کی حرص و آز پوری کی جائے اور پاکستان کے اندرونی معاملات میں مسلسل مداخلت کرنے کے بارے میں ان کا حق تسلیم کر لیا جائے۔ آپ نے کہا دنیا کی کوئی کمزور سے کمزور حکومت بھی اس قسم کے مطالبات کو تسلیم کرنے پر رضامند نہیں ہو سکتی۔ یہ مطالبات پاکستان کی سالمیت کے لئے چیلنج کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور عقل سلیم رکھنے والا کوئی شخص بھی ان دعووں کی تائید نہیں کر سکتا اس کے باوجود میرے ملک کو یہ دیکھ کر بڑا دکھ ہوا ہے کہ روس جیسا ملک جو بقائے باہمی کے اصولوں کے پرچار کے لئے شب و روز پراپیگنڈا کرتا ہے۔ افغانستان کے دعوے کی بے جا حمائت سے ذرہ بھر نہیں جھجکا۔ آپ نے کہا روس ایک بڑی طاقت ہے ہو سکتا ہے کہ اس نے افغانستان کے دعوے کی اس لئے حمائت کی ہو کہ اسے برصغیر میں رسائی حاصل کرنے کا موقع مل جائے۔

شہزادہ علی خان نے کہا کہ ایران سے پاکستان کے تعلقات نہایت اچھے ہیں۔ آپ نے شہنشاہ ایران کی سیاسی سوجھ بوجھ کی تعریف کی اور کہا کہ انہوں نے موجودہ حالات و کوائف میں مشکلات پر جس طرح قابو پایا ہے۔ وہ انہیں کا حصہ ہے۔ انہوں نے مسئلہ الجزائر کا بھی ذکر کیا اور کہا میرا ملک حق خود ارادیت کا حامی ہے اور یہ ایسا حق ہے۔ جس سے ہر ملک کو آخر الامر اتفاق کرنا ہی پڑے گا۔ میرے ملک کی یہ ایسی پالیسی ہے کہ اسے کسی طرح بھی فرانس کی مخالف پالیسی نہیں کہا جا سکتا۔ شہزادہ علی خاں نے ایٹمی دھماکوں کی سخت مخالفت کی اور کہا کہ ان پر ہر حالت میں پابندی لگنی چاہیئے۔ آپ نے کہا میرے ملک کے عوام کی خوراک میں ایسی اشیا شامل ہیں جو ریڈیائی تابکاری سے جلد متاثر ہو جاتی ہیں۔ آپ نے جنوبی افریقہ کی نسلی علیحدگی کی پالیسی کو امن عالم کے مفاد کے منافی قرار دیا۔

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے چچا جان محمد بدر الدین صاحب دو ہفتہ سے شدید بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(خاکسار سلیم احمدؔ احمدی ابن شیخ نور احمد صاحب ایڈوکیٹ لاہور)

(۲) میری نانی جان اہلیہ حاجی محمد فاضل صاحب کے بازو پر گرم دودھ کے گرنے سے جھلس گیا ہے۔ تکلیف بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت سے ان کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(احسان الرحمٰن ربوہ)

عصمت انونو کی طرف سے ترکیہ میں عام انتخابات کرانے کیلئے اصرار

"امن و سکون اس طرح بحال ہوگا"۔ حکومت کو اپوزیشن لیڈر کا جواب

استنبول ۵ مئی۔ ترکیہ میں اپوزیشن ری پبلک پارٹی کے ممتاز رہنما اور اتاترک مصطفٰے کمال مرحوم کے بااعتماد ساتھی جنرل عصمت انونو نے آج ایک بیان میں کہا ہے۔ میری پارٹی ترکیہ میں عام انتخابات کے لئے بالکل تیار ہے۔ آپ نے مزید کہا مجھے یقین ہے کہ ترکیہ میں عام انتخابات کے بعد ملک میں ہر طرح امن و سکون بحال ہو جائے گا۔

۷۵ سالہ ممتاز ترک قائد کا یہ بیان ترکیہ کے بعض اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ موصوف نے اس بیان میں وزیر اعظم مسٹر عدنان مندریس کی جانب سے لگائے ہوئے ایسے الزامات کی تردید کی ہے۔ جن کا مطلب یہ ہے کہ اپوزیشن پارٹی انتخابات سے خائف ہے اور ان سے بھاگ رہی ہے۔ جنرل عصمت نے اپنے بیان میں کہا ری پبلکن پارٹی کو یقین ہے کہ مساوات اور غیر جانبداری کے حالات میں پہلی مرتبہ جو انتخابات ہوں گے ان کی بدولت ملک میں لامحالہ امن و امان قائم ہوگا۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ جنرل عصمت انونو ترکیہ کے حالیہ داخلی بحران میں نمایاں حصہ لے چکے ہیں۔ پچھلے ہفتے انہیں قومی اسمبلی سے نکال دیا گیا تھا۔ موصوف نے وسطی اناطولیہ میں عام جلسوں سے خطاب کرنے کے بڑے پروگرام بنائے تھے۔ ان کی تکمیل اس لئے نہیں ہو سکی کہ حکومت نے انتخابی اقدامات کی تکمیل کے لئے فوج طلب کر لی تھی۔

اٹلی سے آٹھ کروڑ ڈالر قرضہ

لنڈن ۵ مئی۔ پاکستان کے وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب نے توقع ظاہر کی ہے کہ پاکستان اٹلی سے آٹھ کروڑ ڈالر قرضہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں!